

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۸ء

قسط (۱۸)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آئندہ نوسال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈاریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزاء و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈاریوں پر سرسری نگاہ ڈالی مگر تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی مجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سنکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے حطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

مناجات حضرت مولانا نانوتویؒ

الہی غرق دریائے گناہم	تو میدانی و خود ہستی گواہم
گناہے بے عدد را ہار ہستم	ہزاراں ہار توبہ ہا ہکستم
حجاب مقصود عصیان من شد	گناہم موجب حرمان من شد
ہاں رحمت کہ وقف عام کردی	جہاں را دعوت ایمان کردی
نمیدا نم چرا محروم ماندم	رہیں ایں چنین مقوم ماندم
گدا خود را ترا سلطان چو دیدم	بدرگاہ تو اے رحماں دویدم

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

منتخب اشعار سوانح قاسمی

- ۱۔ بچہ ناز رفتہ باشد ز جہان نیاز مندے کہ بوقت جاں سپردن برش رسیدہ ہاشی
 ۲۔ عاشق کہ شد کہ یار بجالش نظر نہ کرد اے خواجہ درد نیست و گرنہ طیب ہست
 ۳۔ مارا وداع کرد دل و عقل ہرچہ بود الاسر نیاز برآں آستان کہ بود
 ۴۔ بخدا کہ سینہ ام را بشکاف و جاں برون کن کہ درون خانہ تو دگرے چہ کار دارد
 ۵۔ خسرو ز غمت عثاں نہ تابد تا مرکب عمر سر نیاند
 ۶۔ اندیشہ بھی جس حال کا اندیشہ جاں تھا آنکھوں سے اسی حال کو میں دیکھ رہا ہوں
 ۷۔ ہر آنکہ زاد بنا چار بایض نوشید ز جام دہر مئے کل من علیہا فان
 ۸۔ چراغے کہ بیوہ زنے برفروخت بے دیدہ ہاشی کہ عالم بسوخت
 ۹۔ شاہوں کے مقبروں سے الگ مجھ کو گاڑیو ہم بے کسوں کو گورخیاں پسند ہے
 ۱۰۔ مٹی میں کیا سمجھ کے دہاتے ہو دوستو گنجینہ علوم ہے یہ گنج زر نہیں

حضرت علی میاں کی کتاب ”مذکرات السائح لشرق العربی“ کا مطالعہ اور تاثرات:

اطالع مذاہم عیدنیہ کتاب نفیس ائق للاستاذ العالم الفاضل الادیب البہی الذکی داعی الدعوة الاسلامیہ مولانا الشیخ ابوالحسن علی الحسنی الندوی وکیل ندوۃ العلماء بالہند‘ وہی من مذاکراتہ القیمۃ اعجب بہا الدعاء للاسلام۔

المولف الفاضل ارتحل من الہند۔ فی ربوع الشرق العربی والاسلامی فی مصر والسودان والشام والحجاز وهو یتحمل صعوبات السفر راض بهذا العناء سعیدہ۔

داعیاً الی اللہ ودينہ والاسلام وعزته ومجده نعم لاشک ان الکتاب العظیم ”مذکرات السائح فی الشرق العربی“ وهو کما قال الدكتور محمد یوسف مرسى فی مقدمتہ یشتمل علی مذکرات یجد فیہا القاری حیویۃ رافقۃ وروحانویۃ متحررة من ارہام الماضی والحاضر ‘ ودعویۃ قویۃ لاعادۃ بناء الامۃ الاسلامیۃ علی متینۃ من الاسلام وتعالیمہ الصبیحۃ کما یجد فیہا رایہ واضحاً صریحاً فی کل مارأی وشاہد۔

وتدعو العرب والمسلمین جمعیاً الی تدبیرها والافادۃ منہ۔ ومن سعادتی ان النسخۃ الّتی اطالعہا امضی علیہ المصنف النہیل واہد اھا الی الاستاذ الشیخ سیام الدین کاکا حمل۔ ومن فضل الاخ العزيز عبد۔سہ کاکا حمل تمسرت لی مطالعتہ۔

ہند سے مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خط اور اس کا جواب:

۶: فروری۔ کتبت رسالة الى فضيلة الشيخ مولانا عبدالحنان الهزاروي في جوابه الذي بعث من دلهي عاصمة الهند اهتفه بتشرفه بزيارة قبر الشيخ المدني قدس سره وهو ضريح مبارك هنيئاً لمن سعد بهذا المجد والشرف وفي تربته للزائر سكون وطمأنية ذهب الموصوف الى ديوبند ۲۸ جنوری ثم ذهب الى دلهي مركز جمعية العلماء هند وارسل من هنا مكتوباً باسم الوالد مدظله جواب الرسالة التمس منه ان يشرك في الحفلة السنوية لجمعية الطلبة الحنافية التي تنعقد في اوئل شعبان ان شاء الله تعالى وطلب منه التعذر في الدعوات بمقر الدعية المرحوم۔

پشاور میں جمعیت العلماء، جماعت اسلامی اور تحفظ ختم نبوت کے مراکز کا معائنہ اور جمعیت الطلبة حنافیہ کا اشتہار بنانا:

۷: فروری: سافرت الى پشاور وصلیت الجمعة في مسجد قاسم علي خان خلف المفتي عبدالقيوم پوهلزي ولما كنت اخرج من المسجد فاجاني اخي العزيز۔ ففرحت بهذا المصادفة وبعد الساعة الثالفة لحظنا مركز الجماعة الاسلامي ولا تهنأ مع اعيان الجماعة ثم ذهبنا الى مقر "تحفظ ختم نبوت" و مركز جمعية العلماء اسلام و مكثنا في كل ذلك من المراكز الدينية مكثاً قليلاً وتواضعوا بالشائي وحسن اللقاء والمصادفة بالسرد والترحيب لاقينا مساءً مع بعض اهلنا واصدقاء لنا خصوصاً حكيم عبدالحق عرف علامه ترونگ زني في ذلك اليوم لاقينا الكاتب لطباعة برنامج السنوي لجمعية الطلبة الحنافية وأعلان الحفلة العظيمة السنوي وان يطعمها

زیارت کا کا صاحب کا سفر اور مولانا عبدالحق نافع گل صاحب اور مولانا تقویم الحق کیساتھ علمی نشست:

۱۳: فروری: بندہ برادر م مولانا شیر علی شاہ صاحب کے ہمراہ زیارت کا کا صاحب گیا غرض "یوم چراغان" کی تقریب میں بعض اصداق سے ملاقات اور تفریح ہی تھی۔ ظہر کے وقت جناب میاں اکرم شاہ صاحب کے دولت کدہ میں برادر م اشفاق اور انوار الحق وغیرہ کیساتھ چائے پی اور پھر قدرے آرام کیا۔ عصر کے بعد مولانا المحترم مشفق محمد عبدالحق نافع زید مجدہم کی ملاقات کیلئے انکے دولت خانہ پر حاضری دی نہایت خلوص اور بزرگانہ شفقت کے ساتھ ملے دیر تک توجہ دی۔ مولانا تقویم الحق کا کا خیل فاضل دیوبند سے بھی کچھ دیر بعد ملاقات ہوئی۔ مولانا نافع گل صاحب اور تقویم الحق کا کا خیل صاحب کے حکم اور اصرار پر رات وہیں ٹھہرا۔ عشاء تک برادر م تقویم الحق کی رفاقت میں میلہ اور زیارت کی سیر کی۔

مکتوبات شیخ الاسلام کا مطالعہ: عشاء کے بعد مولانا تقویم الحق کی عنایت سے مکتوبات

شیخ الاسلام جلد ثانی سے محفوظ ہوا۔ طویل، کٹھن انتظار اور سخت جدوجہد کے بعد اپنے شیخ کے علوم و معارف کے اس صحیح گرافمایہ اور متاع دارین سے بہرہ ور ہوا تھا اس لئے رات گئے ۱۲ بجے تک مولانا الحکرم کی بیٹھک میں سرسری مطالعہ کرتا رہا۔ مجدد الف ثانی کے بعد امام العصر مولانا مدنیؒ کے مکتوبات خالدہ ہی ایک ایسا عظیم معدن علوم و حکم ہے جس سے دل و دماغ کو سکون و جلاء سرسری نگاہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ رحمہ اللہ علی مرتبہ الفاضل نجم الدین اصلاحی کہ اس نے ملت اسلامیہ پر اس کے جمع و تدوین فرمانے سے ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ مقدمہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کا ہے، طویل معلومات افزاء فٹ نوٹ مولانا نجم الدین اصلاحی کے ہیں۔

اسیر المآل مولانا عزیز گل اور ان کے فرزند: اس کمرہ آرام میں ایک رفیق برادر مظہیر ہیں جو سیدنا الحکرم مولانا عزیز گل کے فرزند اور حضرت شیخ الہند کے نواسے اور مولانا عبدالحق نافع کے سچے ہیں وہ کافی وقت سے میرے ساتھ بہت احترام اور عقیدت سے پیش آتے رہے لیکن ان کی سادگی کے بناء پر میں نے رات کی گفتگو سے انہیں پہچان لیا، پھر کیا تھا میں نے ان کے اولوالعزم والد مولانا عزیز گل اور شیخ الہندؒ کے متعلق گفتگو چھیڑ دی کہ یہ موقع غنیمت ہے۔ بھائی ظہیر نیک اور سادہ ہیں، اپنے والد کریم سے انہوں نے کما حقہ فائدہ نہیں لیا اور ان کے رموز و اسرار سے ناواقف ہیں۔ پھر بھی مولانا عزیز گل کی خانگی زندگی صفات اور خصائل کے متعلق کافی معلومات حاصل ہوئے۔ صبح کے بعد بزرگوار مولانا الحکرم عبدالحق نافع کیساتھ ۷ سے لیکر ۱۰ بجے تک مجلس رہی۔ مولانا نافع صاحب ایک عجیب شخصیت، بزرگانہ شان کے ساتھ مہمانہ اور شفقانہ انداز میں گفتگو کرتے رہے، ان کے ساتھ بھی اکابر دیوبند، شیخ الہند، تحریک شیخ الہند، شیخ الاسلام مدنی، دارالعلوم دیوبند کے ساتھ ان کے روابط، مولانا عزیز گل اور دیوبند کی موجودہ حالت وغیرہ گونا گوں نادر قیمتی موضوعات پر معلومات افزا گفتگو رہی۔ میں ناچیز خوش قسمت ہوں کہ آپ نے مجھے حضرت شیخ الاسلام کا آخری مکتوب اور بعض دیگر نادر قیمتی مکتوبات بھی دکھائے اور نہایت محبت اور شفقت کے ماحول میں ملے اور ہر طرح کی توجہ فرمائی۔

علامہ فراہی کا تذکرہ غلط فہمی تکفیر سے رجوع: میں نے علامہ حمید الدین ”فراہی“ کے زیر بحث آنے پر پوچھا کہ کیا واقعی وہ منکر حدیث جیسے ہیں تو کہنے لگے کہ ”جیسے“ کا کیا مطلب ہے، وہ تو ہیں ہی سخت منکر حدیث اس سلسلہ میں فرمایا کہ اولاً سارے اکابر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہ نے انکی تکفیر کی جب حضرت شیخ کوان کا فتویٰ پیش ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب تک مجھے خود تسلی و تشفی نہ ہوئی ہو میں دستخط نہیں کر سکتا، مولانا سید سلیمان ندوی جو فراہی کے شاگرد تھے انہوں نے مولانا شبیر احمد صاحب و دیگر اکابر کی خدمت میں عریضے لکھے اور انہیں اس بات کی یقین دہانی کرانے کی کوششیں کیں کہ یہ تکفیر غلط فہمی کی بناء پر کی گئی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ مولانا شبیر احمد نے تکفیر

کے فتویٰ سے رجوع کرتے ہوئے فرامی کی تفسیق فرمائی۔

مولانا عبید اللہ سندھی اور موطا امام مالکؒ: خود مجھے مولانا عبید اللہ سندھی نے دیوبند میں موطا امام مالک کی تعریف میں فرمایا کہ نافع (مولانا نافع گل صاحب) میں موطا امام مالک کو مکہ مکرمہ میں فرامی سے منوا چکا ہوں، اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ موطا منوائی گئی۔ ورنہ وہ احادیث کو مانتے نہ تھے، بعد میں مولانا امین احسن اصطلاحی صاحب نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولانا سندھی کے اقوال کا اس بارہ میں تاویل وغیرہ کر دیں۔ مولانا سندھی، شاہ ولی اللہ کی کتابوں کے خصوصاً شرح موطا کے گرویدہ تھے۔

قاضی زین العابدین اور قاضی انوار الدین:

کیم جنوری: مولانا قاضی زین العارفین جو نہ صرف اکوڑہ بلکہ طلاقہ بھر کے قاضی تھے، انتقال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا خاندان مغلیہ دور سے قضاء کے منصب پر فائز رہے۔ وہ عید گاہ میں عیدین پڑھاتے رہے۔ ان کی جگہ پر قاضی انوار الدین جو کہ ان کے فرزند ہیں، کی دستار بندی کی گئی جن کی تعلیم و تربیت حضرت والد ماجد نے حقانیہ میں کی۔ موصوف مرحوم کو دارالعلوم اور عید گاہ کے جوار میں دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ وارضاه۔

متفرق اہم امور:

۱۳ جنوری: ترمذی شریف میں ابواب الزکوٰۃ شروع ہوا۔

۶ جنوری: کشاف الدین برادر عثمان الدین استاد وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون، جو دادا مرحوم کے تجارتی کاروبار میں شراکت دار تھے۔

۸ جنوری: لاہور میں بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کانوئیم) ختم ہوا۔ یہ مجلس مذاکرہ ۲۹ دسمبر کو شروع ہوئی جس میں مشرق وسطیٰ، یورپ، ماسکو، برصغیر پاک و ہند کے مندوبین نے شرکت کی اور مقالے پڑھے۔

۹ جنوری: قاہرہ اسلامک کانگریس نے شیخ الاسلام کی وفات پر اظہار تحزیت کی ہے۔

● مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوٹو کی پر قحطانہ حملہ ہوا، ملزم محمد شریف گرفتار کیا گیا، مولانا اس حملہ میں ہال ہال بچ گئے، یہ ایک منظم مسلکی سازش تھی جس کا سلسلہ ایک عرصہ سے پاکستان میں شروع ہو چکا ہے۔

فضلاء دیوبند کا عظیم الشان کانفرنس منعقد کرانے کا اعلان:

جمعہ ۱۱ جنوری: قال مدیر العام لدارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب قاسمی فی لکھنو أن الحفلة

العظيمة لابناء دیوبند یعقد فی ابریل 1959ء ان شاء الله تعالى وقال ایضاً تكون الندوة ندوة العالمیة

الاسلامیة ویحضر فیہ أجلة العصر وأعیان علماء العالم - ویستفیض الحفلة والمسلمون بتحقیقاتهم

العالمیة و المحاضرات العلمیة الأنهیة فنرجو الله انجاح الحفلة العظيمة وأن یتفید العالم بفوائدها

(الجمیعة: بترمة سنج الحق)

مقدمہ کراچی کے آخری اسیر کا انتقال:

مات فی تلك الأسبوع أسير مقدمة كراتشي پیر غلام المجدد السرهندی وكان من بقايا هذه المقدمة الذي ارتحل بعد وفاة الشيخ الإمام المديني وكان الامام المديني أول من كان أفتى بتحريم التجنيد العسكري في جهوش الإنجليز فقامت عليه مقدمة كراتشي وحُبس فيها الشيخ المديني والشيخ محمد علي جوهر والشيخ پير غلام المجدد السرهندی والشيخ شوكت علي رحمهم الله تعالى كانوا مجاهدين في سبيل الله فوا أسفاً بانتقالهم إلى الأخرق.

۱۱ جنوری: مفتی سرحد پولو پکٹی صاحب پر حملہ کی مذمت میں ملک بھر میں احتجاج ہوا۔ دارالعلوم حقانیہ نے بھی احتجاج میں حصہ لیا۔

۱۲ جنوری: ترجمان القرآن میں تفسیر سورۃ یوسف کا مطالعہ ختم ہوا۔

۱۳ جنوری: طالعہ ترجمان القرآن سورۃ التوبہ۔

مولانا شوکت احمد کی وفات:

۱۵ جنوری: دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر نوجوان 'خوش خلق اور ذہین فاضل مولانا شوکت احمد صاحب اپنے گاؤں پیر آباد مردان میں صبح 3 بجے ناگہانی طور پر انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بعد از ظہر 3 بجے نماز جنازہ ہوا۔ نہایت قابل ذکی خلیق منسار عالم وفاضل انسان تھے، دوڑھائی سال دارالعلوم میں تعلیم حاصل کی خدا ان کے مرقد کو بیخ انوار بنادے۔ امین۔ ع حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مر جھائے

فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ عربیہ رستم میں مدرس رہے اور اسکے بعد مدرسہ عربیہ ہوتی مردان خیر المدارس میں خدمت تدریس انجام دیتے رہے۔

۱۶ جنوری: دارالعلوم میں مولانا شوکت احمد مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے اجتماعی طور پر ختم کلام پاک کیا گیا۔

شیخ التفسیر مولانا طاہر بیخ پیر کا توحید کے موضوع پر خطاب:

العقد اللجنة الاسبوعية لجمعية الطلبة الحقانية حسب العادة في "دار الحديث" وكان من خصوصيته ان القى فيه الاستاذ الشيخ مولانا محمد طاهر صاحب شيخ التفسير بموضع پنج پير خطاباً علمياً تحليلياً بسيطاً على دقائق التوحيد والشرك ومصادفة الحق والباطل ووضح في اضواء التاريخ من مبده العالم منازعة ابليس مع المؤمن واهل الشرك والتوحيد وقال ان المسلمين اكثرهم ولاسيما في هذا الاوان يرتكبون البدع ويتلبسون الحق بالشرك والجهل اعاننا الله تعالى وكان خطابه العلمية الانيقة نافعا وكاملا في موضوعه مفيدا للطلبة ويدل على سعة نظرة في بحث التوحيد الذي هو صفة امتياز

اپنے استاد محترم مولانا عبدالغفور سواتیؒ کی اولاد کے بارے میں نیک تمنائیں

۱۹ جنوری: أرسل الأخ العزيز عبد الشکور سلمه الله تعالى خلف سیدی وأستاذی الشیخ عبد الغفور قدس الله سره العزيز رسالة عن أحواله ويشکومنی بتأخیر الجواب، اللهم اهدنا شیحی فأحفظهم بالسلامة والعافية واجعلهم خلفاء صادقين لاستاذی المرحوم، وأن یخدموا الدین القویم كما یتمناه شیعنا
متفرقات:

○ وصل رسالة السيد أزهري شاه قيصري يخبر عن مرض والدته زوجة امام العصر سيد نور شاه كشميري ويعتذر عن عدم إرسال الكتب من الهند

○ وصل مكتوب الشيخ "مبارك على حفظه الله ورعاه نائب المدير العام ب " دارالعلوم ديوبند" يعزى الشيخ المديني إلى والدي المكرم ويذكر انه مريض مرتاض من أيام فرجوالله ان يشفيه شفاء عاجلاً

○ ۲۰ جنوری: طالعت المجلة الشهرية "التمدن الاسلامي" مجلة زاهرة غراء تصدر من "دمشق" يثلج به الصدور ويقره العيون

○ وإطالع رسالة "الاسلام ودعوته" لاستاذ مسعود الندوي يتعارف المصنف في هذه الرسالة الجماعة الاسلامية ودعوتها وأهدافها والرسالة مقتطفة من كتابه المفصل "تاريخ الدعوة الاسلامية في الهند" وتيسر لي مطالعتها بعناية الصديق المحترم عزيز الرحمن الحميري وكذا كتاب الاستاذ ابي الاعلى المودودي حديث وقرآن

مولانا شوکت فاضل حقانیہ اور مولانا گل بادشاہ کے فرزند کے انتقال پر تعزیت کیلئے جانا:

ذهبنا إلى تعزية الشيخ شوکت احمد (پیر آباد مردان) مع والدہ عبدالاحد وقت الصباح مع الشيخ سلطان محمود ناظم دائرة الاهتمام، وكان سفرنا إلى بلدة نوشهرو بالدرجاة، ثم إلى بلدة مردان بالوتوبيس ثم إلى موضع پیر آباد بالدرجاة، وهذه القرية بمسافة سبعة أميال من "مردان" وصلنا الجمعة في پیر آباد ثم تعزينا الشيخ عبدالأحد والد الشيخ الفاضل المرحوم ثم زرنا مرقدة مع رفقة وطائفة من قرنائہ، وأخيه، ثم عُدنا بالدرجات وقطعنا النهر (كلباني) بالسفينة، ورجعنا وقت الغروب إلى "مردان" ثم ذهبنا إلى موضع "سوازيان" لتعزى الشيخ الاستاذ مولانا گل بادشاہ الأمير لجمعية العلماء "بسرحد" بوفاة ولده الصغير المسمى ب "جميل الرحمن" الذي مات بالأمس، وبتنا الليلة في منزل مولانا گل بادشاہ

گرامی بھی 'الولہ سولاییہ' کا صحیح مصداق ہے۔ آپ ایک ممتاز عالم دین، ایک محقق فقیر، ایک منفرد مصنف، ایک ماہر اُستاد اور ایک سلجھے ہوئے سیاست دان اور سینئر، ایک حق گو، خطیب اور ایک سلیقہ شعار انشاء پرداز اور مجلہ الحق کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی اولاد بھی انہی محاسن و اوصاف سے خوب خوب تہذیب یافتہ اور سرفراز ہے۔

حضرت مولانا سمیع الحق سینئر کی زیر نگرانی اور مولانا راشد الحق سمیع کی زیر ادا رت ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک پاکستان کے ان چند منفردانہ خصوصیات کے حامل مجلات میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں، جن کی دینی، علمی، ادبی اور سیاسی حیثیت پورے عالم اسلام میں مسلمہ ہے اور جس کے دینی، علمی، تاریخی اور سیاسی مضامین سے اُردو دان علماء و محققین خوب خوب استفادہ کر رہے ہیں۔

اس وقیع مجلہ الحق کے سالانہ شمارے میں اگرچہ کچھ سالوں سے اشاعت پذیر مضامین کا اشاریہ بالاتزام شائع کیا جا رہا ہے لیکن جدید تقاضوں اور لائبریری سائنس کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے علماء کرام، محققین اور مابعلموں کیلئے ایک مفصل اور مکمل اشاریہ کی اشد ضرورت تھی۔ نصف صدی پر محیط مکمل اشاریہ مرتب کرنے کی سعادت، اللہ رب العزت نے نوجوان محقق اور اعلیٰ علمی و ادبی ذوق رکھنے والی شخصیت برادر مکرم جناب محمد شاہد حنیف صاحب (انچارج شعبہ رسائل و جرائد، مجلس تحقیق اسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور) کے حصے میں ڈالی۔ جنھوں نے پوری دلچسپی اور عرق ریزی سے کام لیتے ہوئے مجلہ الحق اکوڑہ خٹک کے ۳۵ سال پر محیط عظیم دینی، علمی اور ادبی تحریری سرمائے کا جائزہ لے کر اس کا مکمل موضوع وار اور مصنف وار اشاریہ تیار کیا ہے۔ جو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجلہ الحق میں اشاعت پذیر تمام مقالات و نگارشات اور دیگر لوازمے کا اس تحقیقی اور علمی انداز میں اشاریہ کا مکمل ہونا ایک ایسا تاریخی کارنامہ ہے جو تحقیقی، علمی و دنیا میں ہمیشہ تانبہ رہے گا۔ یہ اشاریہ نہ صرف جدید تقاضوں کے سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے، بلکہ اس سے قبل شائع شدہ کئی اشاریوں کی خوبیاں اور خامیوں کے سامنے رکھ مرتب کیا گیا ہے۔ اس اشاریے سے کسی بھی محقق کیلئے اپنے کسی بھی قسم کے 'موضوع' کے بارے میں ماہنامہ الحق کے شائع شدہ لوازمے میں استفادہ نہایت آسان ہے۔ اس اشاریے میں دی گئی سہولیات اس سے قبل کسی اشاریے میں نہیں دیکھی گئی۔

علاوہ ازیں جناب شاہد حنیف صاحب نے ماہنامہ محدث، ماہنامہ القاسم، ماہنامہ نقیب ختم نبوت، ماہنامہ لولاک، مجلہ علوم القرآن، سہ ماہی صحیفہ، سہ ماہی ادبیات، ماہنامہ ترجمان القرآن اور دیگر کئی رسائل کے اشاریے مرتب کیے ہیں۔ ابھی حال ہی میں سندھ یونیورسٹی نے انہی کا تیار کردہ ماہنامہ الرحیم الرالی کا اشاریہ شائع کیا ہے وہ بھی ان کی قابلیت و محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

میں ماہنامہ الحق کے اس عظیم اشاریے کی ترتیب و اشاعت پر مولانا سمیع الحق حفظہ اللہ، مولانا انوار الحق حفظہ اللہ، حافظ راشد الحق، مولانا ابراہیم فانی، محمد شاہد حنیف صاحبان اور ادارہ کے دیگر ارکان کرامی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ان کے علمی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

پاسپورٹ کے حصول کے لئے تگ و دو برائے سفر دیوبند:

ثم باذننا صباح الغد إلى مردان فلقينا بعض رفاقنا منهم مولانا عبدالودود وغير ذلك وأتينا إلى محكمة القضاء "بمردان" وهناك يقضي الخصومات ويعرض للوكلاء والمحامين والقضاة (كجهرى) فلقيت الدكتور الوكيل اى المحامى مياں أمين الدين بتوسط والد الشيخ عبدالرؤف وكان كاتب للدكتور المذكور وهو يصدق جواز السفر إلى الهند وسائر الممالك فحصلت قراطيس جواز السفر من دى سى فرتبتها وضبطها بالمحرر (ثانيسٹ) وقضيت الامور التى يتعلق بها ثم رجعت إلى اكورة بالا وتوبس واسافر مرة اخرى بقراطيس وتصاوير ليصدقته صاحب المذكور والله يرحى منه ان يسهل على هذا الامر بمته وفضله العظيمة الذاعرف ان التحق بمركزنا الروحي والعلمى دارالعلوم ديوبند

۲۵/جنوری: أرسلت إلى الأخ العزيز عبدالشكور سلمه ابن الشيخ عبدالغفور رسالة أوصيته بالصبر والاستقامة وطلبت منه أن يرسل إلى أحوال والدته العظيمة وسوانحه

● نھت مع السید نوربادشاہ صباحاً إلى نوشہرہ ولحقت بدار المرافعات والقضاء (كجهرى) فأملاّت اسم سيد نوربادشاہ بقراطيس الضمانة بجواز السفر ثم أعرضت القراطيس لحاكم المرافعات (اے سی) بواسطه دكتور اكبرشاہ الملقن بدار المرافعات فصدقها وثبت الخاتم والإمضات على التصاوير والقراطيس ثم نھت مع نوربادشاہ الى بشاور فأقمنا في منزل الشيخ الحاج كرم الهى حفظه الله وطلبنا بالهاتف السید كريم المحرر فجاء في الساعة الرابعة مساء فاعطيته للتصديق وهو يصله الى حاكم بسابورت هكذا فرغت من الامور التى يتعلق بي ثم التمام والفوز من الله تعالى ونسئل منه النجاة والهداية بتنا في بيت حاجى كرم الهى ثم نھت يوم الاربعاء ۲۹ يونيو الى محطة راديو فى البشاور ولقيت مع الاستاد عبدالودود والاستاد صاحب مخزن الادوية فى مردان كانوا متعلمين فى الدارالعلوم

● ثم نھت الى الكلية الاسلامية (اسلاميه كالج) ولقيت هناك اخوانى محمود الحق وعبيد الرحمان ابن الخال الشيخ عبدالحنان الجهانگيروى بعد مكث الساعتين رجعت إلى البلدة مساءً

۲۹/جنوری: مامون عبدالجمل کو خط ارسال کیا۔ محمد تقی صدیقی، نائب صدر جمعیت العلماء بمبئی اسٹیٹ کو رسالہ زجر الطامعین ودروع العارفين اور مدارس کمیشن کے متعلق خط بھیجا۔

متفرقات:

۲۹/جنوری: دارالعلوم کی تعمیر کمیٹی کا اجلاس دارالشوریٰ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں تعمیر دارالاقامہ اور

حصول سرمایہ (وسائل) وغیرہ امور زیر بحث آئے پھر ظہر کے بعد اس سلسلہ میں ایک وفد جہانگیرہ روانہ ہوا۔
 یکم فروری معروضہ شام کے الحاق کا فیصلہ ہوا دونوں ملکوں کا نام متحدہ عرب جمہوریہ رکھا گیا۔ اور اس طرح صفحہ
 عالم پر ایک نیا ملک معرض وجود میں آیا۔ پانچ فروری کو اس معاہدہ کی توثیق کی گئی۔

۳۱ جنوری: مجلس مشاورت (تعمیری کمیٹی) دارالعلوم حقانیہ کا تعزیتی قرارداد بردفات شیخ الاسلام مدنی
 اور اجلاس کی مفصل کاروائی الجمعۃ میں شائع ہوئی۔

ایک مسیحی کا والد مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا:

۳۱ جنوری: تشرف مسیحی بالاسلام والقیٰ علیہ الوالد مدظلہ کلمۃ الشہادۃ فی حضور الناس
 قبل خطبۃ الجمعة والمسجد حسب العادة مملوء من الناس وسماء فضل الرحمن وكان اسمه الجاهلی
 مسیح صاقد وطلب عن الناس إعانته وتأليف قلبه، وكان منظرأً عجباً يدمع به العيون وقال له الوالد
 انت من هذا اليوم أخونا، وليس في الاسلام امتياز الفرق والرتبة والمسلمون كلهم إخوة وإن اكرمنا
 عند الله اتقانا، وانت تساوی امیر المسلمین ليس بينه وبينك فرق حسب الإلسانية ولك ان تقوم في
 الصف الأولی تمس كتفك كتف أمیرا للمؤمنین۔

والد ماجد کی صدارت میں نوشہرہ میں رو قادیانیت کا جلسہ اور مولانا لال حسین اختر کا خطاب:

یکم فروری: ارتحلنا فی القطار فی الساعة الثامنة عشاء الی "نوشہرہ" لحفلة تنعقد فی المسجد الجامع
 تحت "ادارة تحفظ ختم نبوت" هناك انعقد اجتماعاً عظيماً تحت اشراف الوالد و رئاسة - القی صاحب
 السماحة "مولانا لال حسین اختر" رئیس المبلغین لمجلس تحفظ ختم نبوة عطاباً بسيطاً طويلاً بليفاً
 رد فيها الفرقة الطاغیة "المرزانیة" كبسحتها الله رداً بليفاً وكذلك تقد جماعة المودودی وعرض علی
 الناس بعض عبارات من كتب المودودی، رجعنا صباحاً ولحقنا بدرس الترمذی مع زمیلی عزیز
 الرحمن الحمیدی

۱۹ فروری: مولانا تقویم الحق مردان کالج اور برادر ام عبد اللہ کا کخیل کے خطوط موصول ہوئے اور جوابات بھی دیئے
 گئے۔ ☆ ماہنامہ دارالعلوم موصول ہوا۔ تعزیتی پیغامات، مرثی اور مضامین شیخ مدنی سے مزین ہے۔

عبد الحمید صاحب شیدو کی وفات پر تعزیت:

۲۳ فروری: ذہبت الی عزاء الاستاذ عبد الحمید المرحوم الی شیدو وكان رحمه الله من اقارب والدتی
 (بنی الاخوانی) مات بالامس وعزیت ابناء سلطان محمود و غلام فاروق واخوانه عبدالغفور وغیرہم

ثم عدت بعد ساعتین برفاقہ اخی سعید الرحمن

۲۰ فروری: مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خط میرے نام موصول ہوا کہ میں بھارت سے واپس آ گیا ہوں اور جمعیتہ الطلبہ کے اجلاس میں شرکت کروں گا۔ مولانا غلام اللہ خان نے بھی ان شاء اللہ شرکت کا وعدہ کیا ہے۔

جمعیتہ الطلبہ حقانیہ کا سالانہ اجلاس:

اتوار ۲۳ فروری: جمعیتہ الطلبہ حقانیہ کا شاندار اجلاس اتوار کو شروع ہوا اور بروز پیر ۲۴ فروری ۲ بجے ظہر کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ لوگوں کی کثرت، فرط شوق سامعین، انشراح قلب و سکون و طمانیت، حضرات اکابر علماء اور جمعیتہ کی تنظیم و تسبیح کے سلسلہ میں یہ اجلاس اپنی نظیر آپ تھا۔ شام کے بعد پشتو ادبی ٹولہ کے زیر اہتمام مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ممتاز شعراء نے دارالعلوم ہانی دارالعلوم اور دیگر متعلقین کے بارے میں اپنے اپنے کلام میں خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا عبدالحنان ہزاروی اور مولانا غلام اللہ خان وغیرہ کی تقریریں:

عشاء کے بعد مولانا عبدالحنان ہزاروی نے مولانا آزاد اور مولانا مدنی کے بارے میں رقت آمیز انداز میں تعزیتی تقریر فرمائی۔ اجلاس میں خطبہ استقبالیہ اور رپورٹ بھی سنائی گئی۔ رپورٹ کے بعد میری طرف سے ایک تعزیتی قرارداد حضرت شیخ مدنی اور مولانا آزاد کی رحلت پر پیش کی گئی۔

اس کے بعد مولانا محمد مسکین اور مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی نے علم پرور تقریریں کیں۔ دن کو مولانا قاری محمد امین، مولانا عبدالہادی شاہ منصور اور اراکین جمعیتہ العلماء کی تقریریں ہوئیں۔ یہ اجلاس جمعیتہ کی تاریخ کا انوکھا اجلاس ہے۔ رات کو مولانا عبدالحنان کی کرم فرمائی سے مجھے الجمعیتہ کا عظیم ”شیخ الاسلام نمبر“ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اختتام جلسہ پر ۲ بجے سے ۴ بجے تک سرسری مطالعہ کرتا رہا۔ علوم و معارف کے اس گنجینے کا ہر ہر سطر حرز جان اور متاع حیات ہے۔ آج کی شب برادر محمد عبداللہ کا کاخیل صاحب سے بھی کافی گفتگو ہوئی۔ مولانا آزاد کے غم کوئل کر مرنایا، اس پر تقریروں، دعاؤں، تذکروں اور اٹھکباریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اب ان لوگوں کا تذکرہ ہی باعث تقویت و سکون و اطمینان ہوتا ہے۔

۲۶ فروری: والد ماجد کے نام مولانا اسعد مدنی فرزند حضرت مدنی نے دیوبند سے الجمعیتہ کا ”شیخ الاسلام نمبر“ بھیجا۔

● والد صاحب کھڑی تحصیل چارسدہ مولانا عزیز الرحمن کی والدہ کے تعزیت سے واپس ہوئے۔

۲ مارچ: برادر سید عبداللہ کا کاخیل کا مکتوب بسلسلہ دعوت شادی بتاریخ ۵ مارچ ملا۔

۶ مارچ: برادر محمد عبداللہ کا کاخیل کی شادی میں شرکت کے لئے زیارت کا کا صاحب گیا۔ جہاں ممتاز علماء مرام

خصوصاً مولانا عزیز گل اسیر مالٹا کی مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

امتحانات کی تکمیل اور ترمذی شریف کا آخری درس

۷ مارچ: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات ختم ہو گئے جو کہ ۲۴ فروری کو شروع ہوئے تھے، درجہ تجوید کا امتحان قاری محمد امین صاحب نے لیا۔ ۷۰ کتابوں کا امتحان لیا گیا۔

بعد نماز جمعہ ترمذی شریف ج اول کا آخری درس حضرت قبلہ و کعبہ شیخ و استاذی و والدی الکریم ادام اللہ برکاتہ نے ہمیں دے کر تکمیل فرمائی۔ وکان ذلك بفضل الله العلي العظيم ان يوفق هذا العبد المذنب الحقير الاقل

الملوث بالذنوب والاثام سماء حديث سيد الانام حبيبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ میرے استاد اور مربی حضرت والد ماجد اور شیخ الشیخ الاسلام مولانا مدنی اور دیگر شیوخ و اساتذہ خصوصاً مصنف علامہ امام ترمذیؒ کو مقامات قرب اور اعلیٰ درجات پر فائز کر دے آمین اور ہم کو مشکوٰۃ نبوت کی روشنی سے مستفید فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین

۱۱ مارچ: درس بخاری شریف کی اختتامی تقریب کی کاروائی برادر ام سید شیر علی شاہ نے خدام الدین اور الجمعۃ کو ارسال کر دی۔

مولانا عبدالغفور عباسی کی دارالعلوم آمد کی وجہ سے مولانا سعید الرحمن کی شادی میں شرکت سے معذوری:

۱۳ مارچ: صدیق مکرّم برادر عزیز محترم مولانا سعید الرحمن صاحب بہبودی کی شادی خانہ آبادی اللہ تعالیٰ سرور و کامیابی فراغت و اطمینان کا باعث اور موجب ترقی داریں بنا کر دے آمین۔ بندہ مشاغل آمد مولانا عبدالغفور عباسی مدنی مدظلہ کی وجہ سے شرکت کرنے سے معذور رہا۔ مولانا عباسی مدنی کل دارالعلوم تشریف لا رہے ہیں۔ ان کیلئے احقر نے پاس نامہ تیار کیا ہے۔

۱۴ مارچ: حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر منتخب کئے گئے۔ اس کا اعلان مولانا حفظ الرحمن نے ۱۴ مارچ کے سرکلر میں کیا۔

• آج ترمذی شریف کا امتحانی پرچہ ہوا۔

سفر بہبودی مولانا عبدالرحمان کامپو ری کے توجہات:

۱۶ مارچ: آج برادر ام سید الرحمن کی شادی کی مبارکباد کے لئے شام کو بہبودی پہنچا۔ رات دیر تک گفتگو کا دور چلتا رہا۔ ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالرحمن کامپو ریؒ کی توجہات بھی حاصل ہوتی رہیں۔ اگلے دن ۱۳ بجے جہانگیرہ آیا۔ رات یہیں قیام کیا اور پھر منگل کو اکوڑہ واپسی ہوئی۔ اور پھر برادر ام قاضی عطاء الرحمن کے ساتھ بدری شیر افضل خان صاحب سے ملنے گیا، امان گڑھ کھٹائل ملز کا معائنہ بھی کیا، شام کو واپسی ہوئی۔